eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

ڈاکٹر محمد قاسم
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد
Dr.Muhammad Qasim <Email: sukhanwar1@yahoo.com>
Assistant Professor, Department Of Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad

Interpretations of Ghalib

متن سے انحراف کی بیّن مثال

Interpretations of Ghalib: Sound Example of Deviation from Text

DOI: https://doi.org/10.56276/tasdiq.v4i01.78
Received: 14-March-22; **Accepted**:05-May-22; **Online/Print**:30-Jun-22

Abstract

"Ghalib: A Critical Appreciation of His Poetry and Life" written by Dr Syed Abdul Latif and published in 1928, is the first regular work in English on Mirza Ghalib. In this book, Dr Latif has tried to examine Ghalib's poetry in the context of English poetry. Later on, "The Life and Odes of Ghalib" by Abdullah Anwar Beg was published in 1940, along with Ghalib's biography and the translation of his selected poems.

"Interpretations of Ghalib" is the book, which for the first time consciously presents the translation of selected poems of Diwan-e-Ghalib.

This article critically evaluates "Interpretations of Ghalib" by J. L. Kaul. It was published by Atama Ram & Sons, Dehli, in 1957. In these interpretations, 326 (three hundred and twenty-six) verses have been selected from Ghalib's Poetry. These selections are interpreted under the themes of Interrogation, One Art, One Life, One Love, etc. The book is significant as it contains only the selected renderings, not a biography. As far as the quality of these translations is concerned, the book under review is not a good example.

In "Interpretations of Ghalib", Pandit Jayalal Kaul has tried to make hin interpretations of the name of Ghalib. To what extent have these interpretations succeeded in representing the source text? An analysis of this will be provided in this article with examples. Kaul has not limited himself to translation, but has also added a lot to clarify the idea, and has expanded and even amended the meanings. J. L. Kaul failed to transmit the style and meanings of Ghalib's poetry effectively.

Key Words: *Mirza Ghalib, Jayalal Kaul, Interpretations, Text, Distraction, Abulkalam Azad, Ghazal,32 Lines, Puzzle, Sbak.e.Hindi, Comparison*

کلیدی الفاظ: مرزا غالب، جیالال کول، ترجمانیاں، متن، انحراف، ابوالکلام آزاد، غزل، بتیس سطریں ، چیستان، سبک ہندی، تقابل

غالب کے سوانح و فن پر انگریزی زبان میں پہلی باقاعدہ تصنیف ڈاکٹر سید عبداللطیف کی ہے جو ۱۹۲۸ء میں Ghalib: A Critical Appreciation of His Poetry and Life(۱) کے نام سے اشاعت پذیر ہوئی۔ اس کتاب میں ڈاکٹر لطیف نے غالب کی شاعری کو مغربی شاعری کے تناظر میں پرکھنے کی کوشش کی ہے۔ بعد ازاں ۱۹۴۰ء میں عبداللہ انور بیگ کی کتاب The Life and Odes of Ghalib میں غالب کی سوانح کے ساتھ ساتھ منتخب اشعار کا ترجمہ بھی دیکھنے کو ملتا ہے یعنی پہلی کاوش غالب کو خاص طور پر مغربی شاعری کے تناظر اور اس کے معیارات کے ضمن میں دیکھنے کی کوشش کی تھی جب کہ دوسری سعی غالب کے سوانح حیات اور محدود ترجمے کے حوالے سے کی گئی تھی۔

Interpretations of Ghalib وہ کتاب ہے، جس میں پہلی بار شعوری طور پر دیوان غالب کے منتخب اشعار کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۵۷ء میں آتمارام اینڈ سنز، دلی سے اشاعت پذیر ہوئی۔ اس کتاب کے مترجم کشمیر کی ممتاز ادبی شخصیت جے۔ ایل۔ کول ہیں جو ایس۔ پی۔ کالج، سری نگر میں انگریزی کے استاد اور پرنسپل کی حیثیت سے وابستہ رہے۔ غالب کی اس ترجمانی کے علاوہ *Kashmiri Lyrics* ، *Studies in Kashmiri* اور *Lal Ded* بھی کول کی تصانیف ہیں۔ Interpretations of Ghalib میں دیوان غالب کے ۱۴۷۸ اشعار میں سے ۳۲۶ اشعار کا ترجمہ مختلف عنوانات کے ذیل میں کیا گیا ہے جو حسب ذیل ہیں۔

One Art (12), One Life (72), One Love (106), Despair and Gloom (65), Obstinate Questioning (45), Miscellaneous (1) Interrogation (25),

یعنی کول نے غالب کی شاعری کا انتخاب مختلف عنوانات کے تحت کیا اور ازاں بعد ان کا ترجمہ کیا۔

Interpretations of Ghalib میں پنڈت جیالال کول نے کلام غالب کی 'ترجمانیاں' کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ترجمانیاں کس حد تک فکر و متن غالب کی نمائندگی میں کامیاب ہوئیں ہیں۔ اس کا تجزیہ آئندہ صفحات میں مثالوں کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔ کول نے اپنے تراجم میں محض ترجمے تک محدود رہنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اپنے تئیں خیال کو واضح کرنے کے لیے بہت کچھ اضافہ بلکہ معانی میں توسیع و تحریف بھی کر دی ہے۔ ان تراجم میں کول نے بے پناہ آزادی سے کام لیا ہے۔ کہیں کہیں ان تراجم میں منظوم مثالیں بھی میسر آجاتی ہیں اور قافیے کا التزام بھی دکھائی دیتا ہے۔ کچھ مثالیں کہ جہاں ترجمہ بہت سادہ مگر مفہوم کے بہت قریب ہونے کے ساتھ ساتھ عمدہ بھی ہے۔

نشوونما ہے اصل سے غالب فروغ کو
خاموشی ہی سے نکلے جو بات چاہیے(۲)

The branches of a tree nourishment draw
From roots that lie deep in the earth
So doth the spoken word draw sustenance
From silent thought where it births(۳)

سینے کا داغ ہے وہ نالہ کہ لب تک نہ گیا
خاک کا رزق ہے وہ قطرہ کہ دریا نہ ہوا(۴)

The cry that finds not its apt utterance
dies and scars the heart.

The water-drop that finds not its way to sea,
Soaks and sullies the earth(۵)

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی تو زیاں تھا نہ سود تھا(۶)

You were with me in my sweet dreams,
The world was all mine own.
But when' I woke, I found you gone,
Alas! I was alone. (۷)

مندرجہ بالا تمام تراجم کلام غالب کے فکر کی نمائندگی میں کامیاب ہیں۔ پہلا اور تیسرا ترجمہ منظوم جب کہ دوسرا قریب قریب لفظی ہے۔ منظوم ترجموں کی خوبی یہ ہے کہ ان کے قافیے کہیں بھی مفہوم کی راہ میں رکاوٹ بننے کے بجائے مفہوم و متن کی نمائندگی میں اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ تیسرے شعر کے ترجمے میں سود و زیاں کی وضاحت موثر ہے، جب کہ پہلے مصرعے کے ترجمے میں 'The world was all mine' کے الفاظ سے عاشق کی نفسیات کی تصویر کھینچ کر رکھ دی ہے، جو بہت ہی عمدہ ہے۔

پیش کردہ ان مثالوں سے قطع نظر غالب کی 'ترجمانیاں' میں من مانیوں کے باعث اکثر و بیشتر مترجم نے مفہوم و معانی متن میں توسیع واضافہ کر دیا ہے اور بعض مقامات پر ترجمہ شدہ متن غالب کے کلام کی نمائندگی کرنے میں ناکامیاب ہے۔

تنگی دل کا گلہ کیا کہ یہ وہ کافر دل ہے
تنگ نہ ہوتا اگر تو پریشاں ہوتا(۸)

We are made of such stuff that our infidel hearts,
if unconfined by narrow truths,
Would louse themselves and wander aimlessly
Mid wavering doubt and uncertain faith. (۹)

ہے آدمی بجائے خود اک محشر خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو(۱۰)

A chaos of desires and thought,
Man is not as simple as he seems.
Even when alone he's not alone:
With crowds tumultuous his breast teams. (۱۱)

پہلے شعر میں غالب کی نمائندگی نہیں ہو سکی۔ غالب نے ہر دو صورتوں کو دل کے لیے مصیبت قرار دیا ہے۔ جناب کول نے دل کو لفظی طور پر 'infidel' یعنی کافر ترجمہ کر دیا ہے۔ جب کہ narrow truths لڑکھڑاتے اندیشے اور غیر یقینی ایمان کے الفاظ کو متن غالب سے نہ کوئی نسبت ہے اور نہ ہی ان کا کوئی محل ہے__ دوسرے شعر میں غالب نے 'محشر خیال' کا لفظ نظم کیا ہے۔ مترجم نے اس کا ترجمہ 'chaos' کیا ہے۔ جس کے معانی انتشار اور بے ترتیبی سے عبارت ہیں، انتشار و بے ترتیبی کو محشر خیالی سے کیا سروکار ہو سکتا ہے؟ معلوم نہیں کس بنا پر اس لفظ کو قابل اعتنا سمجھا گیا ہے۔ غالب نے تو محشر خیالی کو خیالوں کے ایک سیل بے پناہ سے مماثل بتایا ہے۔ خیالات کے اس نا ختم ہونے والے سلسلے کو بد نظمی اور افرا تفری کا مفہوم عطا کر کے مترجم

نے غالب کے متن کی نفی کر دی ہے۔ حالانکہ اس کے لیے 'multitude of thoughts' کے الفاظ متن کی نمائندگی کے لیے بہت حد تک موزوں تھے۔

بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا(۱۲)

Was there ever one who left thy mahfil
unbesotted, unperplexed?
The flower diffuses its fragrance waywardly,
The Candle its smoke in freakish curls,
The Lover's heart doth crazy go. (۱۳)

مترجم نے 'محفل' کا لفظ ترجمے میں شامل کیا ہے۔ اگر اس کا ترجمہ کرنا مقصود نہ تھا تو بزم ہی کو شامل ترجمہ کیا جاتا، اس کو بدلنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ علاوہ ازیں پریشانی کے لیے دو لفظوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یعنی unbesotted اور unperplexed۔ دونوں کے مفاہیم متن کے مطابق نہیں ہیں۔ پہلے لفظ کا مفہوم غیر مدہوش جب کہ دوسرے کا معانی غیر پریشان کا ہے۔ ان دونوں مطالب کو پریشانی کے لفظ سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ معلوم نہیں کہ پریشانی کے لیے perplexed کو unperplexed کیوں بنا دیا گیا۔ علاوہ ازیں 'نالہ دل' کے لیے 'crazy' کا لفظ بالکل ناقص ہے۔ 'نالہ دل' کو تو عاشق کی محرومی سے تعلق ہے، جب کہ مترجم نے اس کو صفت جنون عطا فرما دی ہے، جو قطعاً نادرست ہے۔

وائے دیوانگی شوق کہ ہر دم مجھ کو
آپ جانا ادھر اور آپ ہی حیراں ہونا(۱۴)

Alas! the frenzy of my love
doth always drive me to her door;
Yet every time I am surprised
at being there, for love doth lead
me unawares. And what a fool
it makes me look in mine own eyes! (۱۵)

اک نو بہار ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ
چہرہ فروغ مئے سے گلستاں کیے ہوئے(۱۶)

I long again to gaze upon
a ripening beauty's face,
flushed with the glow of passion's wine
in to a red red rose. (۱۷)

پہلے شعر میں دیوانگی شوق کے جس وفور کے تحت حیرانی کا بیان نظم ہوا ہے، جناب کول کے ترجمے میں وہ تاثر نہیں ہے اور عاشق جس حیرت و استعجاب کا تختہ مشق بنا ہوا ہے، اس کو حماقت سے تعبیر کر کے مترجم نے 'کمال فن' کا ثبوت دیا ہے۔ نارسائی کے جس مضمون کو حیرانی اور شدت جذبات سے نمایاں کیا ہے، مترجم نے اس پر پانی پھیر دیا ہے۔ اسی طرح دوسرے شعر کے ترجمے میں بھی کمال کیا گیا ہے۔ 'نو بہار ناز' کو 'ripening beauty's face' کہہ کر شعر کی تمام ترجمالیات اور ان

کے بیان کا تمسخر اڑایا گیا ہے۔ اس لفظ کو پھلوں یا کسی شے کے پکنے کے عمل کے لیے تو استعمال کیا جا سکتا ہے، شان محبوبی اور صفات حسن کے بیان میں استعمال کرنا، 'نو بہار ناز' کی توہین سے کم نہیں۔

اس کتاب کا دیباچہ مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے۔ انھوں نے اپنی تحریر میں جناب جیالال کول کی تعریف و توصیف میں جو کلمات تحریر کیے ہیں، پیش کیے جاتے ہیں:

> "ان سب [اشعار] کو انھوں نے انگریزی کا لباس پہنا دیا ہے اور اس خوبی کے ساتھ پہنایا ہے کہ اس نئی وضع میں کسی طرح کی اجنبیت اور غیر مانوسیت محسوس نہیں ہو پاتی، اور ترجمہ کی بڑی سے بڑی کامیاب یہی ہے۔۔۔ پنڈت جی اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہوئے ہیں اور اس کے مستحق ہیں کہ اس کامیابی پر انھیں مبارکباد دی جائے۔" (۱۸)

درج بالا اقتباس اور 'Interpretations of Ghalib' سے پیش کردہ مثالوں کے تجزیات دونوں کو ملحوظ رکھنے کے بعد بہ خوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس تحریر و توصیف کو حقیقت حال سے کتنا علاقہ ہے؟ اور جناب جیالال کول اپنی اس کاوش میں کتنے کامیاب و کامران ٹھہرے ہیں۔

کول کے تراجم کے معیار کے ضمن میں اب تک جو مثالیں پیش ہوئی ہیں، وہ متن کی نمائندگی کرنے یا متن کے مفہوم کو ساقط کرنے کے باوجود کسی حد تک متوازن ہیں۔ یعنی مترجم نے ان کو 'چیستان' بنانے سے گریز کیا ہے۔ اب کچھ ایسی مثالیں پیش ہیں کہ جہاں ایک شعر کا ترجمہ چھبیس [۲۶] اور بتیس [۳۲] سطروں میں کر کے اس 'چیستان کبیر' بنا دیا ہے، اور غالب کے متن کو کامل طور پر بے توجہ اور بے توقیر کر کے رکھ دیا ہے۔

طاعت میں تا رہے نہ مے و انگبیں کی لاگ
دوزخ میں ڈال دو کوئی لے کر بہشت کو(۱۹)

It is not strange, passing strange,
That we should be punished for our sins
Though Heaven be fashioned after the sinner's heart?__
where peris dance and fairies play
and man is free to love;
where honey streams unwind their endless waters
mid evergreen glades overflowing with
the dulcet notes of nightingales;
where beside budding houries, lazily lying
on beds of amaranth and moly
man drinks exhilarating drinks
where cool zephyr fans his cheeks
the whole year round;
and all is oasis and man hath no toil,
nor need to tramp across the boundless sands
tied to the camel's hump;
where the Bulbul mourns not the loss of the Rose;
nor his own love's decay;
where desire is satisfied as soon as entertained,

nor does it cloy with satiety;
where rule and ritual regulate not the day
nor mar man's pleasures.
How many are tempted to Heaven
By the joys depicted therein!
Cast Heaven into Hell and see
How few would follow Thee! (۲۰)

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو(۲۱)

Fear not, O friend, to break the news
of last night's thunder crash
and how our garden fared
to me here in this cage.
Why should the rage of heavens choose?
my orphan nest to burst upon?

["I have searched for you these many hours
to tell you how we fared in your absence.
It is a melancholy tale. You know
a storm blew yesternight and, in its lashing fury,
bent and broke and twisted many a tree.
Our fledglings chirruped loud and long
in mortal fear __" "Yes, yes, I know it was
a dreadful storm. But why tell me a long-
drawn tale? Tell me quick. Are our young ones
safe? Have they food enough to eat? The storm
laid bare and waste the fields for miles around."
"I have sad news to tell. My young ones,
thank God, are safe. But__" "Speak on,
speak all, and fear not to break the news
to your fellow bird and friend who lost
his liberty and was encaged, and now
agonizedly frets away his heart in grief,
yearning for his young ones. I saw
the destructive might of the lightning flash
and heard the thunder roll. I had
forebodings ill but dismissed them from my mind.
Reasoning with myself, I said:
'Why should the rage of Heavens choose
my orphan nest to burst upon?
No, no, that could not be"
"Your nest is destroyed and your young ones
are dead."] (۲۲)

مترجم نے مندرجہ بالا اشعار کو یہ 'خلعت بے جا' پہناتے ہوئے، اس نکتہ کو فراموش کر دیا کہ موصوف غزل کے اشعار کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ چھبیس اور بتیس سطور میں غزل کے دو مصرعوں کے ترجمہ کی کیا حقیقت رہ جائے گی؟ غزل، جس کی بنیادی خوبی ہی رمز و ایما اور اختصار ہے۔ کیا اس کے مفہوم کو اتنی 'وسعت' اور اتنا 'تنوع' قابلِ لحاظ ہو گا؟

پہلے شعر کے ترجمہ میں بہشت کا ایک ایسا منظر نامہ پیش کر دیا ہے کہ جسے غالب نے بھی اپنے تخیل کی آنکھ سے نہیں دیکھا ہو گا۔ یہاں پریوں کا ناچ، انسان کا عشق کے لیے آزاد ہونا، شہد کی نہریں، حوروں کی فراغت میں بستروں پر لیٹے رہنا، آبِ حیات کا پیا جانا، گل و بلبل کے قصے ــــ کیا ہے جو یہاں میسر نہیں ہے؟ اسی طرح دوسرے شعر کے ترجمے میں بے جا اطناب سے کام لیا گیا ہے بلکہ ایک طومار کی سی کیفیت دکھائی دیتی ہے۔ غالب کے شعر میں خارج کی سطح پر ایک واقعہ کا بیان ہے جو بہر حال ایک شدید ترین جذباتی اور ذہنی کیفیت کا ترجمان ہے۔ اس شعر کی ترجمانی بتیس سطروں میں بھی نہ ہو پائی۔ مترجم کو خیال ہی نہ رہا کہ وہ غزل کے شعر کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ یہ دونوں تراجم متنِ غالب کی نمائندگی کے بجائے مترجم کے پروازِ تخیل کی مثال ہیں، جنھیں متنِ غالب سے کچھ نسبت نہیں۔ ایسی مثالیں جناب کول کے تراجم میں بکثرت ہیں کہ جہاں ترجمہ معانی و مفہوم کی طنابیں چھڑاتے ہوئے، چیستان بن گیا ہے۔

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے (۲۳)

I have known want and woe and fear
I have known this world to be a House of Pain,
of sad bereavement and decay;
I have known a father's grief for his dead sons;
I have loved life but dreaded life itself;
I have seen merit unrewarded go;
I have seen golden garlands worn round
pariah donkeys' necks;
I have seen a royal charger gall his back
with a pack pony's load;
I have seen fools drink sherbet of rose water
and candy loaf;
I have seen the wise suck their own heart's blood;
I have seen a poet, a courtier at the court,
strut peacock-like;
I have seen a poet, loved of the people,
beg for a pittance from the King;
I have been a helpless witness of man killing a man in civil strife and mutiny;
I have watched an Empire falling to decay and dying;
I have watched an Emperor taken captive
and exiled to an alien land;
I have felt old foundations shifting as on sand and crashing.
So have I lived and passed my days.
How can I bring myself to say that God exists,
God the Bounteous Giver, God the Beneficent?

For God's possible for those who lead happy sheltered lives,
and know God's grace and his loving care. (۲۴)

اس شعر کی ترجمانی میں دنیا کو" درد کے گھر" تک محدود رکھا جاتا تو شاید بات بن جاتی لیکن جناب کول نے بچوں کے مرنے پر باپ کا غم، گدھوں کی گردن میں سونے کے ہار، احمقوں کا شربت گلاب پینا، دانائوں کا اپنا لہو پینا، شاعر سے عوام کی محبت اور اسی شاعر کا بادشاہ سے رحم کی بھیک مانگنا، غدر کے دوران آدمی کا آدمی کو مارنا، بادشاہ کی جلاوطنی اور نظر بندی، سلطنت کی زوال آمادگی... اس شعر کے ترجمے میں ان سب معلومات کی فراہمی کو غالب کے اس شعر سے کیا تعلق ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا ۔غالب کے اس شعر کی ترجمانی جناب جے۔ ایل۔ کول نے اٹھائیس سطروں میں کرنے کی سعی کی ہے۔ ان اٹھائیس سطروں میں انھوں نے وہ سب کچھ سمو دیا گیا ہے جو اس شعر سے کچھ نسبت اور علاقہ نہیں رکھتا۔

غالب کی ترجمانیوں کے حوالے سے آل احمد سرور کی رائے کچھ یوں ہے:

> لفظی ترجمے پر اصرار کرنے والوں کے نزدیک یہ کوشش ترجمے کے ذیل میں آتی ہی نہیں مگر میرے نزدیک غالب کے فکر وفن کی ترجمانی کی یہ کوشش پھر بھی قابل قدر ہے... کول کی ترجمانی کو خواہ ترجمہ کہا جائے یا نہیں یہ واقعی قابل قدر کوشش ہے۔ کول اکثر غالب کی فکر وفن کی روح تک پہنچ گئے ہیں۔(۲۵)

جیالال کول کے تراجم کے حوالے سے سرور کی رائے سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا۔ پیش کردہ مثالوں کے تجزیات کے آئینے میں دیکھا جاسکتا ہے کہ جناب کول کس طرح اور کس قدر غالب کی ترجمانی میں کامیاب ٹھہرے ہیں اور اس قابل قدر کوشش میں کس طور اور کس حد تک غالب کے فکر وفن کی روح تک پہنچ سکے ہیں۔ مترجم نے غالب کی فکر کی نمائندگی کی بساط بھر کوشش تو کی ہی لیکن فن کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ غالب کا فن غزل کے سانچے میں ڈھلا ہے۔ جناب کول نے بالخصوص فن کے حوالے سے غزل کے سانچے کو بری طرح مجروح کیا ہے۔ غالب کے فن کو ملحوظ رکھا جاتا تو غزل کے ایک شعر کی ترجمانی میں چھبیس سے بتیس سطروں سے گریز کیا جاتا۔

علاوہ ازیں فاضل مترجم نے ابتدائیہ میں غالب کا موازنہ متعدد انگریزی شعرا جن میں، جان ڈن(۲۶)، رچرڈ کریشا(۲۷)، ٹامس ہارڈی(۲۸)، ایبر کرومبی(۲۹) وغیرہم شامل ہیں، سے کیا ہے انگریزی شعرا سے تقابل کا یہ چلن اگرچہ ڈاکٹر عبدالطیف سے مختلف نوعیت رکھتا ہے اور یہاں غالب کی عظمت سے انکار دکھائی نہیں دیتا لیکن ان شعرا سے اس طرح کا موازنہ ایک کارِ بے جا کی سی کوشش ہے۔ مذکورہ شعرا تاریخی، تہذیبی اور ادبی روایت کے لحاظ سے اپنی ایک علاحدہ حیثیت رکھتے ہیں جن کا برعظیم کے سبک ہندی کے ایک عظیم شاعر کے ساتھ تقابل نامناسب ہے۔ تقابل کے لیے محض مضامین وخیالات کا مابعد الطبیعاتی ہونا لازمی نہیں ہے۔

جیالال کول نے اردو ادب کی تاریخ میں غالب کے مقام ومرتبے کے تعین سے گریز کیا ہے۔ اگر اردو شاعری کی تاریخ میں غالب کا تقابل دیگر شعرا سے کیا جاتا تو ایک مختلف اور یقینا بہتر صورت ہمارے سامنے ہوتی۔

Interpretations of Ghalib کے ان تجزیات کی روشنی میں یہ بات نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ غالب کا کلام اپنی تمام تر فکری گہرائی، پیچیدگی خیال اور وسعت کمال کے باوصف ایک ایسا ہفت خواں ہے، جسے طے کرنے کے لیے محض ذوق سلیم اور زبان پر عبور ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ کلاسیکی اردو غزل کی شعریات سے دل چسپی اور غزل کی "تہذیب" سے وابستگی از حد

لازم ہے محض انگریزی زبان پر انحصار اور انگریزی شاعری سے رغبت کافی نہیں۔ جناب کول نے بقدرِ ظرف اور بقدر ذوق، بساط بھر کوشش تو کی ہے لیکن ان کوششوں کو کامیابی کم کم ہی نصیب ہو سکی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ غزل کی شعریات، اس کی تہذیب اور اس کی روایت سے بے خبری اور بعض صورتوں میں خود مترجم کی کوتاہ دستی بھی شامل ہے۔ جناب کول نے تراجم کو توضیحی و تشریحی صورت عطا کر دی ہے، ایسی بے جا توضیح و تشریحات کے باعث، ترجمہ ترجمہ نہیں رہا بلکہ تفسیر و شرح کی عجیب صورت اختیار کر گیا ہے۔ بہت سے مقامات پر غالب کے ایک شعر کی ترجمانی میں فاضل مترجم نے چھبیس اٹھائیس اور بتیس سطروں تک کا سہارا لیا ہے۔ وہ بھول گئے کہ وہ غزل کے ایک شعر کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ بہ طور صنف جہاں غزل کی ایمائیت کو نظر انداز کیا گیا ہے وہیں بے جا اور موضوع و متن سے غیر متعلق اور بے محل معلومات جمع کر دی گئی ہیں، جنھیں فکر و کلام غالب سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔ اس تمام تر صورت حال کے باعث متن غالب کی معنویت مجروح ہوئی ہے۔

###

حواشی و حوالہ جات

1. انگریزی زبان میں غالب کے فکر و فن پر یہ پہلی باقاعدہ تصنیف ہے جس میں غالب و کلامِ غالب کے امتیازات و قدر تعین کو اجاگر کرنے کی کوشش ہی نہیں کی گئی۔ کلامِ غالب پر اپنی آنکھ سے نظر کرنے کی بجائے ورڈز ورتھ، شیلے، ٹینی سن اور براؤننگ کے ساتھ بے جا تقابل کر کے غالب کی شاعری کی عظمت سے انکار کیا گیا ہے۔ مذکورہ شعرا سے غالب کا تقابل کسی طور ہو ہی نہیں سکتا۔ ان شعرا کی تہذیبی، ادبی، شعری و تاریخی روایت کو غالب و کلام غالب سے کیا علاقہ ہے؟ غالب سبک ہندی کی روایت کے شاعر اور محولہ شعرا انگریزی شعری و تہذیبی روایت کے امین۔۔ ڈاکٹر لطیف نے ان شعرا سے بے جا تقابل کر کے یہ جتانے کی مساعی کی ہے کہ غالب کی شاعری عظیم نہ تھی۔ غالب کے ہاں فلسفہ ہے نہ صوفیانہ خیالات بلکہ غالب کے اشعار لفظی صنعت گری سے زیادہ کچھ نہیں اور ان میں ہم آہنگی اور ربط کا فقدان ہے۔ اسی بنا پر موصوف غالب کو دنیا کے عظیم شاعروں میں جگہ دینے سے محترز ہیں۔

کلامِ غالب کے حوالے سے یہ رویہ دراصل اس تہذیبی یتیمی کا عطا کردہ ہے جو ۱۸۵۷ء کے تہذیبی انقطاع کے باعث برعظیم کی تہذیب و معاشرت میں لہو بن کر دوڑنے لگی۔ اجنبی تہذیب و ادب اور اس کے عائد کردہ معیار کے باوصف مخصوص مزاج پروان چڑھنے لگے اور اپنی تہذیب اور اس کے روشن علائم ہمارے لیے باعثِ شرم ٹھہرنے لگے۔

2. دیوان غالب، نسخہ عرشی مرتب امتیاز علی خاں عرشی، لاہور، مجلس ترقی ادب ۱۹۹۲۔ ص ۱۶۳
3. J.L Kaul : Interpretations of Ghalib(Dehli: Atama Ram and Sons, 1957)31
4. غالب، دیوان غالب، نسخہ عرشی۔ ۲۴۳
5. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 32
6. غالب، دیوان غالب، نسخہ عرشی۔ ۱۸۵
7. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 45
8. غالب، دیوان غالب، نسخہ عرشی۔ ۱۶۱
9. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 33
10. غالب، دیوان غالب، نسخہ عرشی۔ ۱۹۴
11. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 39

12. غالب، دیوان غالب، نسخہ عرشی۔ ۲۸۴
13. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 46
14. غالب، دیوان غالب، نسخہ عرشی۔ ۳۰۸
15. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 47
16. غالب، دیوان غالب، نسخہ عرشی۔ ۲۵۳
17. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 67
18. پیش لفظ از مولانا ابوالکلام آزاد، محررہ ۱۹/ اکتوبر ۱۹۵۶ء، مشمولہ انٹرپریٹشنز آف غالب، آتمارام اینڈ سنز، دلی
19. غالب، دیوان غالب، نسخہ عرشی۔ ۲۴۸
20. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 22
21. غالب، دیوان غالب، نسخہ عرشی۔ ۲۹۶
22. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 74
23. غالب، دیوان غالب، نسخہ عرشی۔ ۱۷۲
24. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 23/24.
25. آل احمد سرور: "غالب کی اردو شاعری کے انگریزی تراجم" مشمولہ "غالب نامہ" غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دلی، جنوری ۱۹۹۰ء، ص ۱۰۔۱۱
26. جان ڈن (1572-1631) - اپنے عہد کا معروف عظیم مابعد الطبیعاتی شاعر۔۔1572 میں ایک رومن کیتھولک گھرانے میں پیدا ہوا جب اس مذہب پر عمل پیرا ہونا انگلستان میں غیر قانونی سمجھا جاتا تھا۔ اس کی شاعری جذبے اور آواز کی شدت کے پہلو بہ پہلو، ایمان و ایقان، انسانی محبت، عشقِ حقیقی اور نجات و مکتی پانے کے امکانات و تضادات سے عبارت ہے۔ یہی تضادات اس کی شاعری کی بنیادی پہچان ہیں جنہیں اس نے استعارہ و ابہام کے تخلیقی استعمال سے مزین کیا ہے۔
27. رچرڈ کریشا (1613-1649) - سترہویں صدی کے انگریزی ادب کے بڑے مابعد الطبیعاتی شاعری کا ایک نمایاں نمائندہ نام۔ ابتداً پروٹسٹنٹ فکر سے وابستگی اور کیتھولک عقیدے کی مخالفت کے طور پر شہرت ہوئی اور بعد ازاں وقت گزرنے کے ساتھ کیتھولک فکر سے عقیدت و وابستگی ہو گئی۔۔۔ کریشا کی شاعری کے تین مجموعے اس کی زندگی میں شائع ہوئے اور ایک مجموعہ بعد از مرگ شائع ہوا۔ کریشا کی شاعری معاصر انگریزی مابعد الطبیعاتی شاعروں، اطالوی و ہسپانوی صوفیانہ روش سے متاثر نظر آتی ہے۔ عیسائی مذہب کی گہری سچائیوں کے ساتھ رغبت و محبت اس کی شاعری کی اساس ہے۔
28. ٹامس ہارڈی (1840-1928) - انگریزی ادب کی تاریخ میں معروف ترین شاعروں اور ناول نگاروں میں امتیازی حیثیت کا حامل۔ ہارڈی نے وکٹورین و جدید عہد دونوں کو شعور کی آنکھ سے دیکھا اور محسوس کیا اور اس کا پرتو اس کی تخلیقات میں دکھائی دیتا ہے۔ ابتداً اس کی شاعری کو وہ پذیرائی نہ ملی جو کہ اس کے ناولوں کو ملی لیکن بعد ازاں اسے بیسویں صدی کے عظیم شاعروں میں شمار کیا گیا۔ ہارڈی کی شاعری محبت، زندگی سے مایوسی اور خوبیٔ تقدیر کا گلہ جیسے موضوعات کا اظہاریہ ہے۔
29. ایبر کرومبی (1881-1938) - شاعر اور ادبی نقاد۔ 1881 میں مانچسٹر برطانیہ میں پیدا ہوا ایبروکرومبی نے شاعری اور ڈرامے دونوں اصناف میں اپنے فن کا اظہار کیا۔ اس کی شاعری بڑی حد تک طویل نظموں پر مشتمل ہے جو شاعری ہوتے ہوئے بھی ڈرامے کی شکل و ہیئت یا ان دونوں اصناف کے درمیان کی کڑی معلوم ہوتی ہے۔ ان کی شاعری فلسفیانہ اور مابعد الطبیعاتی انداز لیے ہوئے ہے۔

References

1. On the thought and art of Ghalib's poetry, this is the first formal book in the English language whose author didn't emphasise the distinctive features of Ghalib's poetry. The author didn't reflect Ghalib's poetry by his insight rather he undervalued the worth of Ghalib's verse by comparing him with Wordsworth, Shelley, Tennyson and Browning. Ghalib cannot be compared to these poets. What is the linkage of these poets' cultural, literary, poetic and historical tradition with Ghalib? Ghalib is an eminent poet of Sabak.e.Hindi and the rest of these poets carry the British poetic culture. By the valueless comparison of such contrasting poetic cultures, Dr Latif tried to worth down Ghalib's poetry. To him, Ghalib neither has philosophical grounds nor has mysticism, his poetry is nothing but an articulation of words only; there is a lack of harmony in his poetry. These are the bases on which he is averse to considering Ghalib amongst the great poets of the world.
2. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* Edited by Imtiaz Ali Khan Arshi. Lahore: Majlis Tarraqi-e-Adab. 1992. PP. 163.
3. Kaul, J.L. *Interpretations of Ghalib.* Delhi: Atama Ram and Sons. 1957. PP. 31.
4. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* PP. 243.
5. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 32
6. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* PP. 185.
7. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 45
8. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* PP. 161.
9. Kaul, J.L. *Interpretations of Ghalib.* 33
10. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* PP.194.
11. Kaul, J.L. *Interpretations of Ghalib.* 39
12. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* PP.284.
13. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 46
14. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* PP.308
15. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 47
16. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* PP.253
17. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 67.
18. Azad, Abul Kalam. *Interpretations of Ghalib* (Preface). 19th October 1956.
19. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* PP. 248.
20. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 22
21. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* PP.296.
22. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 74
23. Ghalib: *Dewan-e-Ghalib Nuskha-e-Arshi.* PP.172.
24. *Kaul, J.L. Interpretations of Ghalib.* 23/24.
25. Suroor, Aalay Ahmad, Ghalib ki Urdu Shairi K Urdu Trajim icl. In Ghalib Nama, New Delhi: Ghalib Institute. January 1990. PP. 10-11
26. John Donne (1631-1572) - The famous great metaphysical poet of his era. Born in 1572 to a Roman Catholic family when it was considered illegal in England to practice this religion. His poetry is marked by aspects of the intensity of passion and sound, faith and belief, human love, love, real love, and the possibility of salvation and salvation. These contradictions are the

basic hallmarks of his poetry, which he has adorned with the creative use of metaphor and ambiguity.

27. Richard Kresha (1649-1613) - A prominent representative name for the tremendous metaphysical poetry of 17^{th}-century English literature. Initially, Protestant became known as a commitment to thought and opposition to the Catholic faith, and later with the passage of time, there was devotion and commitment to Catholic thought. Three collections of Kresha's poetry were published in her life and a collection was published posthumously. Kresha's poetry seems to be influenced by contemporary English or post-medical poets, Italian and Spanish Sufi syllables. Christianity's attachment to deep truths is the base of his poetry.
28. Thomas Hardy (1928-1840) - Distinguished among the most famous poets and novelists in the history of English literature. Hardy saw and felt both Victorian and modern times with the eye of consciousness and his protasis appear in his creations. Initially, his poetry did not get the recognition that his novels received, but later he was counted among the great poets of the twentieth century. Hardy's poetry is an expression of topics such as love, frustration with life and a flock of good destiny.
29. Abercrombie (1938-1881) - Poet or literary critic. The art of art is a poet A long time It is known that you are a philosophical poet or after the nature of the indazetics.